انکار اور ناراضی کے باوجود ایسے لڑکے کے ساتھ نکاح کر لیا ہو جو اس کا کفو نہیں ہے اور اخلاق و کردار کے اعتبار سے لڑکی کے لیے بھی تباہ کن ہے اور اس کے خاندان کے لیے بھی ذلت و شرمندگی کا باعث ہے تو ایسی صورت میں ولی کی اجازت کے بغیر یہ نکاح صحیح نہیں ہو گا (فتح القدیر' ج ۳' ص ۲۵۵-۲۶۰' طبع مذکور) (گوہر رحمان)

حسن قرآت کی غیر ضروری اہمیت

آج کل تجوید کا بہت چرچا ہے۔ جگہ جگہ مدرسے کھل رہے ہیں۔ سب چارے لوگ سارا دن مخرج' تلفظ' اخفا وغیرہ کی مشق میں لگے رہتے ہیں اور خاصی محنت سے اس کے اصول یاد کرتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی تجوید پڑھنا چاہتا ہے اور اسی پر زور دینا چاہتا ہے تو درست ہے مگر وہ اوروں کو تو کنڈم نہ کرے کہ تم لوگ قرآن غلط پڑھتے ہو' یہ گناہ ہے کہ انسان مخرج نہ نکالے یا قلقلہ نہ کرے۔ میرے نزدیک اتنا ہی کافی ہے قرآن مجید کو ہر ممکن طریقے سے صحیح پڑھنے کی کوشش کی جائے۔ زیر زبر کا خیال رکھا جائے جو مخرج ادا ہو سکتے ہوں' وہ کر لیں اور جو نہ ہو سکتے ہوں وہ قابل معافی ہیں کیونکہ ہم عرب نہیں ہیں اور قرآن پاک دنیا کے ہر انسان کے لیے ہے اور ہر انسان اہل زبان کی طرح ادائگی نہیں کر سکتا اور قرآن پاک اس لیے نہیں آیا کہ بس اس کے سات طریقوں کے مطابق قرات کر لی جائے بلکہ اس لیے آیا ہے کہ اس کے مفہوم کو سمجھا اور غور کیا جائے اور عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

تلاوت قرآن کی اصل روح تو یہ ہے کہ پورے ذوق و شوق' محبت و تعظیم اور عمل کی نیت اور عزم کے ساتھ اس کی تلاوت کی جائے اور اس کے معانی و مفاہیم' احکام و ہدایات' قصص و امثال اور مواعظ و نصائح پر غور کیا جائے اور ان سے اثر لینے کی کوشش کی جائے تاکہ اس شعوری تلاوت کے ذریعے قاری کے قلب کی اصلاح ہو سکے۔ لیکن قرآن کریم کے صحیح تلفظ کا بھی فہم قرآن میں بڑا دخل ہے اور کلام اللہ تجوید کے قواعد و ضوابط کے مطابق پڑھنا بھی موجب اجر ہے اور اصلاح قلب کے لیے موثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ مزمل میں ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ترتیل کے معنی ہیں حروف کا صحیح صحیح اور صاف صاف ادا کرنا۔ جس طرح کہ قرآن کے معانی سمجھانا فریضہ نبوت تھا اسی طرح اس کی آیات کا تلفظ صحیح کرانا بھی کار نبوت تھا۔ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ" "پڑھتا ہے ان کے سامنے اللہ کی آیتیں' اور پاک و صاف کرتا ہے ان کو' اور سمجھاتا ہے ان کو قرآن اور دانش مندی"۔ احادیث و آثار میں جس طرح قرآن کے معانی و مفاہیم بیان ہوئے ہیں اور توارث و تسلسل کے ساتھ ہم تک پہنچے ہیں اسی طرح قرآن کریم کی تجوید و ترتیل کے ساتھ قرات بھی ہم تک توارث کے ساتھ پہنچی ہے۔ اس لیے تجوید کے مدرسے کھولنا اور بچے بچیوں کو تجوید کے قواعد کے ساتھ قرآن پڑھانا قابل تحسین ہے۔ اور اس کام کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور ان میں